

موا: نا صہیب احمد خان *

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے، دہشت گردی کا نہیں

دور حاضر کے ذرائع ابلاغ دہشت گردی کا لفظ بکثرت استعمال کر رہے ہیں اور بعض سیاسی عناصر یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش بھی کر رہے ہیں کہ نعوذ باللہ اسکا رشتہ اسلام سے ہے جبکہ تشدد اور اسلام میں آگ اور پانی جیسا پیر ہے جہاں تشدد ہو وہاں اسلام کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے اسی طرح جہاں اسلام ہو وہاں تشدد کی ہلکی پرچھائیں بھی نہیں پڑ سکتی اسلام امن و سلامتی کا سرچشمہ اور انسانوں کے مابین محبت اور خیر سگالی کو فروغ دینے والا مذہب ہے جس کے بابت اللہ رب العزت خود فرماتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ (البقرة: 208)

ترجمہ: اے مومنو! امن و سلامتی میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو۔
اسی طرح دوسرے مقام کچھ یوں حکم دیتا ہے

وَلَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا (الاعراف: 56)

ترجمہ: اور زمین میں اسکی درستگی کے بعد فساد مت پھیلاؤ۔

جبکہ تشدد کا خیر ظلم و جور اور وحشت سے اٹھتا ہے اور خونریزی و غارتگری سے اسکی بھتی سیراب ہوتی ہے کائنات کے جملہ ادیان و مذاہب میں انسانی جان کے احترام و قار اور امن و اطمینان کے ساتھ زندگی گزارنے کے حق کو اولیت دی گئی ہے ماشاء اللہ اس سلسلے میں اسلام کا درجہ سب سے عظیم ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (الانعام: 151)

ترجمہ: اور جس کا خون کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق کے ساتھ ان کا تم کو تاکید حکم دیا ہے تاکہ سمجھو۔

ان واضح اسلامی تعلیمات کے فیض سے دنیا میں انسانی جان کے تحفظ کا حیرت انگیز منظر سامنے آیا اور دنیا میں بڑی بڑی سلطنتوں کے اندر انسانی جان کی ناقدری کے خوفناک واقعات اور حولناک تماشوں کے سلسلے اسلام کی

آمد کے بعد موقوف ہو گئے اور دہشت و خوریزی سے عالم انسانیت کو نجات ملی انہیں تعلیمات کے باعث ایک مختصر مدت میں عرب جیسی خونخوار قوم تہذیب و ثقافت کے سانچے میں ڈھل گئی اور احترام نفس و امن و سلامتی کی علمبردار ہو کر دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گئی جس کا نقشہ قرآن کریم نے کچھ اس طرح کھینچا ہے۔

وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها (آل عمران: 103)

ترجمہ: اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچالیا،

آج انہیں اسلامی اقدار کو بدنام کرنے کی ہر چہار جانب کوششیں جاری ہیں۔

مذہب اسلام نے تشدد و دہشت گردی کی ہمیشہ مخالفت کی ہے اور امن و سلامتی کو فروغ دینے کی تلقین کی ہے اسلام کسی بھی قسم کی دہشت گردی یا ظلم و تعدی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا اسلامی تعلیمات کے مطابق ظلم کا بدلہ تو لیا جاسکتا ہے لیکن اگر مظلوم تجاوز کر گیا تو وہ بھی ظالم کے صف میں آجایگا ارشاد باری ہے:

وقاتلو فی سبیل اللہ الدین یقاتلونکم ولا تعدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (البقرة: 190)

ترجمہ: ”اور ان سے اللہ کی راہ میں لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو اللہ زیادتی کرنے والوں کو نہیں پسند کرتا“

اسی سورہ میں آگے چل کر اللہ تعالیٰ اس بات سے بھی باخبر کر دیا کہ بدلے کا معیار کیا ہونا چاہئے ارشاد ہے:

فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ

مع المتقین (البقرة: 194)

”ترجمہ: ”جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اسی طرح زیادتی کرو جو تم پر کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ

اللہ تعالیٰ پر ہیز گاروں کے ساتھ ہے“

یعنی بدلہ لیتے وقت یہ بات ملحوظ رہے کہ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور اسکی گرفت بہت سخت ہے۔

دہشت گردی اور تشدد کے سلسلے میں اسلام کا موقف بالکل صاف اور واضح ہے کہ اسلام قتل ناحق کا مخالف

ہے جس کی وہی قرآن کریم کچھ اس طرح بیان کرتا ہے

من قتل نفسا بغير نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً (المائدة: 32)

ترجمہ: جو شخص کسی بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد پھانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام

لوگوں کو قتل کر دیا“

اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

اکبر الكبائر عند اللہ الاشراک باللہ و قتل النفس و عقوق الوالدین (بخاری)

ترجمہ: اللہ کے ساتھ شرک کرنا یا کسی کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اللہ کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔

آج اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ مسلمان پورے کائنات میں اپنی دہشت گردی کے ذریعہ اسلام پھیلاتا چاہتے ہیں جبکہ قرآن نے خود انکے ان باطل افکار کی تردید کی ہے

لا اکراه فی الدین قد تبین الرشد من الغی (البقرة: 256)

ترجمہ: دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے سیدھی راہ غلط راہ سے الگ کر کے دکھائی جا چکی ہے۔

اسی طرح قرآن کریم دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے

ولا تسبوا الدین یدعون من دون الله (الانعام: 108)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتے ہیں انہیں گالی مت دو

اسلام مذہبی عقائد اور اشاعت دین کے سلسلے میں نہایت انسان دوست اور بردبار ہے جبر کسی پر بھی کوئی چیز قہو پنے کی یا حلق سے اتارنے کی کسی کو اجازت نہیں دی ہے اگر اسلام کا نام ٹیکر کہیں اور کبھی کوئی بھی دہشت گردی یا تشدد کا مظاہرہ کرتا ہے تو حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ مذہب اسلام سے ایک انحراف اور شریعت محمدیہ میں ایک تحریف کا فعل بد ہے جسے شریعت اسلامیہ کے بدترین استحصال پر محمول کیا جائیگا۔ اسلام اذیت پسندی اور فساد انگیزی کا روادار نہیں اسلام میں صرف مسلم معاشرہ کے اندر کسی بھی اختلاف کو ختم کرنے کے سلسلے میں تشدد سے کنارہ کشی کا حکم نہیں دیا گیا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح یا ایک خطے یا سر زمین پر رہنے والے مختلف مذاہب و ادیان کے لوگوں کے ساتھ بھی اعلیٰ درجے کے حسن اخلاق کی ہدایت دی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لا ینھکم الله عن الدین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من ديارکم ان تبروهم

وتقسطوا الیهم ان الله یحب المقسطین (المتحنہ: 8)

ترجمہ: جن لوگوں نے تم سے دین کے ہار نہیں لڑائی نہیں کی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کیساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ پہلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ مذہب اسلام نے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے اور ظالم کے رو برو حق کہنے پر زور دیا ہے اور اسے ایک حقیقی مومن کا ضروری وصف قرار دیا ہے اسلام نے جہاں انسانی جان کی حرمت کا اعلان کیا ہے وہیں یہ بھی وضاحت کی ہے کہ فتنہ و فساد برپا کرنے اور انسانوں کا خون بہانے والوں کو معاف بھی نہیں کیا جاسکتا ارشاد ہے

لمن یعمل مظل ذرة خیر ابرہ O ومن یعمل مظل ذرة شر ابرہ (الزلزال: 8/7)

ترجمہ: پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیا۔ اس کے باوجود دور حاضر میں جب بھی دہشت گردی موضوع بحث بنتی ہے مغربی دانشور بالعموم اسلامی تحریکوں کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں اور بالخصوص فرشتہ صفت علماء اسلام منظر نامے جاتے ہیں جبکہ قرآن صریح لفظوں میں بیان کرتا ہے

انما یحسئ اللہ من عبادہ العلماء ان اللہ عزیز غفور (فاطر: 28)

ترجمہ: اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے۔

حالانکہ اس سلسلے میں اب تک کوئی مبینہ ثبوت فراہم نہیں کیا جاسکا ہے اسلئے اسلامی تحریکوں یا اسلامی بیداری کے مخالفین کا یہ رویہ عدل و انصاف کے قطعی منافی ہے۔

دہشت گردی ایک وحشیانہ فعل ہے اور اسلام کے تہذیبی نظام میں اسکی کوئی گنجائش نہیں اسلام انسان کو صرف خدا کا خوف دلاتا ہے لہذا وہ کسی انسان کو اسکی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ لوگوں کو اپنا خوف دلانے اور انہیں خوف زدہ کر کے اپنے اغراض و مقادات حاصل کرے اللہ رب العزت نے اپنے حبیب محمد ﷺ کو مخاطب کرنے ہوئے حکم دیا

فلذکر انما انت مذکور O لست علیہم بمصیطر (الغایہ: 22/21)

ترجمہ: ”پس آپ نصیحت کر دیا کریں (کیونکہ) آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں آپ ان پر دار و عد نہیں ہیں“ معاشرے میں ہاشیدی اسلام کو گوارا نہیں دے تو ہر قسم کی کشاکش اور چپقلش ختم کر کے ایک پر امن ماحول میں افراد کے درمیان الفت و مودت اور فلاحی کاموں میں اشتراک و تعاون کے مواقع پیدا کرنا چاہتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے: واذکبروا لعمة اللہ علیکم اذ کنتم اعداء ا فاللف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمة اخوانا (آل عمران: 103)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے“

تاکہ بندگان خدا یکسوئی کے ساتھ اپنی اور کائنات کی تخلیق کے مقاصد کی تکمیل میں بے روک ٹوک مشغول ہو جائیں دنیا میں اخلاص اور خدا ترسی کے ساتھ نیک اعمال کر کے آخرت کی کامیابی کا سامان مہیا کریں اور اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کے مستحق قرار پائیں۔

لمن تبع ہدای فلا خوف علیہم ولا هم یحزنون (البقرہ: 38)

ترجمہ: تو جو میرے راہ پر چلا تو ان پر کوئی ڈر یا غم نہیں“

حاصل کلام یہ ہے کہ اسلامی تاریخ، روایات اور مزاج اس بات کے گواہ ہیں کہ اس نے کبھی دہشت گردی اور تشدد کی اجازت نہیں دی ہے اور دنیا میں جو اس نے عظیم انقلاب برپا کیا وہ اپنے اخلاق حسنہ کے زور پر کیا ہے جسے ہم صالح اور پر امن انقلاب کا عنوان دے سکتے ہیں۔